21564-کیا تیمم کرنے والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے ؟

سوال

کیا تیمم والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تیمم کرنے والے شخص کے لیے وضوء کرنے والوں، اوروضوء کرنے والے کی تیمم کرنے والوں کی امامت کرانی جائز ہے، اور مسح کرنے والا پاؤں دھونے والوں، اورپاؤں دھونے والا مسح کرنے والوں کی امامت کرواسکتا ہے؛ کیونکہ جتنے بھی ہم نے بیان کیے ہیں سب نے اپنے اوپر فرض کردہ کی ادائیگی کی ہے اوران میں کوئی ایک بھی دوسرے سے زیادہ طاہر نہیں، اور نہ ہی ایک کی دوسرے سے نماززیادہ مکمل ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وقت ہونے پر یہ توحکم دیا ہے کہ ان کی امامت قرآن زیادہ پڑھا ہوا شخص کروائے، اس کے علاوہ اور کچھ مخصوص نہیں کیا.

اوراگریہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوذکرکیا ہے اس کے علاوہ کچھ اورواجب ہوتا تووہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان فرماتے، حاشا وکلا اس میں کبھی سستی نہ کرتے.

امام ابوحنیفہ، ابویوسف، زفر، سفیا، شافعی، داود، احمد، اسحاق، ابوثورر حمہم اللہ کا یہی قول ہے، اورابن عباس، عمار بن یاسر، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی ایک جماعت سے یہی مروی ہے.

اورسعید بن مسیب، حسن، عطاء، زھری، حماد بن ابی سلیمان رحمہم اللہ کا بھی قول یہی ہے.

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کی ممانعت مروی ہے، ان کا کہنا ہے :

"تیمم کرنے والا شخص وضوء کرنے والوں، اور مقید شخص آزادلوگوں کی امامت نہ کروائے"

اوررربیعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جنابت کی بنا پر تیمم کرنے والا شخص اپنے جیسے کی امامت کرواسکتا ہے، اس کے علاوہ کسی کی نہ کروائے. یحیی بن سعید انصاری کا بھی ایسے ہی کہتے ہیں.

اورمحمد بن حسن اورحسن حی کہتے ہیں : وہ ان کی امامت نہ کروائے.

اورامام مالک، عبیداللہ بن حسن نے ان کی امام کرانا مکروہ کہا ہے، لیکن اگروہ کروائے توہوجائیگی.

اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر ان کا امیر ہو تو پھر کروا سکتا ہے.

علی یعنی ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس کی ممانعت یا کراہت کی قرآن وسنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی اور نہ ہی اجماع اور قیاس میں اس کی دلیل ہے، اور اسی طرح تقسیم کرنے والوں کی تقسیم کی دلیل.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.